

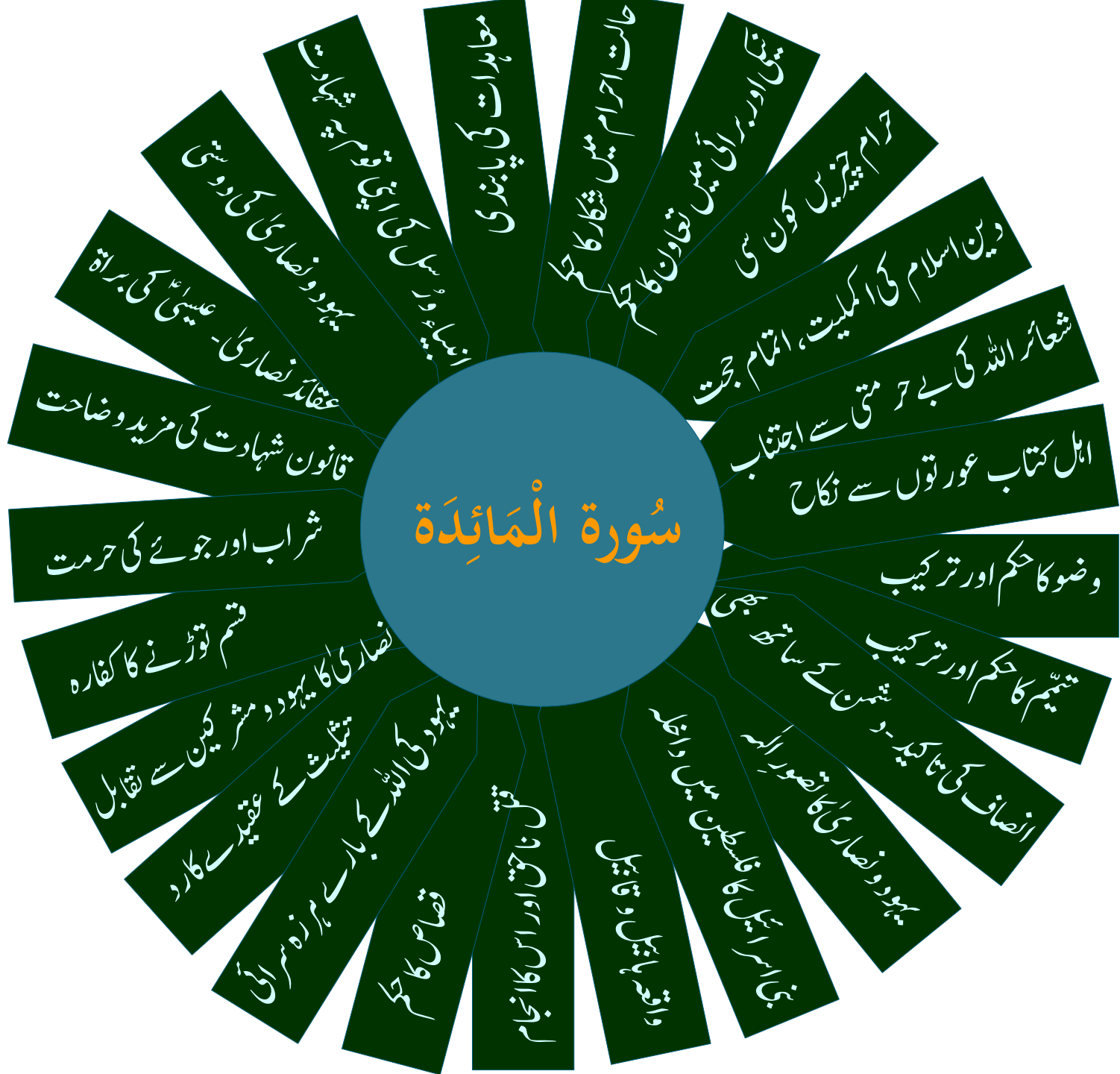
# سورة المائدة

آيات ٦٥ - ٧٢

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلْنَاهُمْ  
جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ  
مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكْلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ <sup>ط</sup> مِنْهُمْ أُمَّةٌ  
مُّقْتَصِدَةٌ <sup>ط</sup> وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ <sup>ع</sup> ﴿٦٦﴾ يَأْتِيهَا الرُّسُولُ بِدِّغٍ مَّا  
أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ <sup>ط</sup> وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ <sup>ط</sup> وَاللَّهُ  
يَعْصُبُكَ مِنَ النَّاسِ <sup>ط</sup> إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ <sup>ع</sup> ﴿٦٧﴾ قُلْ يَا أَهْلَ  
الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ  
إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ <sup>ط</sup> وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَّا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ  
طُغْيَانًا وَكُفْرًا <sup>ج</sup> فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ <sup>ع</sup> ﴿٦٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ  
الَّذِينَ هَادُوا وَالصُّبُّونَ وَالنَّصَارَى مَن آمَنَ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الْآخِرِ وَ  
عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ <sup>ع</sup> ﴿٦٩﴾

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ رُسُلًا ط كَلَّمَا  
جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَى أَنْفُسُهُمْ لا فَرِيقًا كَذَّبُوا وَ فَرِيقًا يَقْتُلُونَ  
وَ حَسِبُوا أَنَّ تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَبُّوا وَ صَبُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَ  
صَبُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ ط وَ اللَّهُ بِصِيرٍ بِمَا يَعْلُونَ (٤١)

## سُورَةُ الْمَائِدَةِ



وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَادْخُلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٢٥﴾

وَلَوْ أَنَّ - اور اگر یہ کہ

أَهْلَ الْكِتَابِ - اہل کتاب

آمَنُوا وَاتَّقَوْا - ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں

لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ - تو یقیناً ہم دور کر دیں گے ان سے

سَيِّئَاتِهِمْ - ان کی برائیوں کو

وَلَادْخُلْنَاهُمْ - اور ہم داخل کریں گے ان کو

جَنَّاتِ النَّعِيمِ - نعمتوں کے باغات میں

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَ اتَّقَوُا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَ  
لَا دُخْلُ لَهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٦٥﴾

اگر (اس سرکشی کے بجائے) یہ اہل کتاب ایمان لے آتے اور خدا ترسی کی  
روش اختیار کرتے تو ہم ان کی برائیاں ان سے دور کر دیتے اور ان کو نعمت  
بھری جنتوں میں پہنچاتے

If only the People of the Book had believed and been righteous,  
We should indeed have blotted out their iniquities and  
admitted them to gardens of bliss.

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَادْخُلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٦٥﴾

## اللہ تعالیٰ کے انعامات کا سبب - ایمان اور تقویٰ

- اہل کتاب کی روش۔ مسلسل نافرمانی اور کج روی کی روش، ایسے میں وہ کیونکر اللہ کی رحمت اور اس کے فضل کے حق دار ہو سکتے ہیں؟
- یہ اللہ کی عنایت ہے کہ وہ ان کو ایک آخری موقع دے رہا ہے نافرمانی کی زندگی ترک کر کے اطاعت زندگی اختیار کرنے کا۔ اس کے لیے انہیں کیا کرنا پڑے گا؟
- وہ اس رسول (ﷺ) پر ایمان لے آئیں، تقویٰ کی زندگی اختیار کریں، اپنے آپ کو پوری طرح امت اسلامیہ کا حصہ بنادیں اور اپنے بڑائی اور عظمت کے دعوؤں سے دستبردار ہو کر اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ کی اطاعت میں دے دیں
- وہ ایسا کریں گے تو اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ان سے ان کے گناہ جھاڑ دیں گے اور ان کو نعمت کے باغوں میں داخل کریں گے۔

(یہاں ایمان لانے سے مراد رسول پر ایمان لانا ہے۔ باقی ایمانیات تو ان کے عقیدے کا جز)

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِّنْ رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ

وَلَوْ أَنَّهُمْ - اور اگر یہ کہ وہ لوگ

أَقَامُوا التَّوْرَةَ - قائم کرتے تورات کو

اقامت - کسی چیز کو اس طرح وجود میں لانا کہ اس کے وجود کے تمام تقاضے پورے ہو جائیں

وَالْإِنْجِيلَ - اور انجیل کو

وَمَا أُنْزِلَ - اور اس کو جو نازل کیا گیا

إِلَيْهِمْ مِّنْ رَبِّهِمْ - ان کی طرف ان کے رب (کی طرف) سے

لَأَكَلُوا - تو یقیناً وہ کھاتے

مِن فَوْقِهِمْ - اپنے اوپر سے

وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ ۖ مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْبَلُونَ ﴿٢٦﴾

وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ - اور اپنے پیروں کے نیچے سے

مِنْهُمْ أُمَّةٌ - ان میں ایک گروہ

مُّّقْتَصِدَةٌ - میانہ رو ہے (ق ص د)

اِقْتَصَدَ يَقْتَصِدُ، اِقْتِصَادًا (VIII)  
در میانہ راستہ اختیار کرنا

اس مادے کے اضافی معنی - قصد کرنا، اعتدال، انصاف کرنا وغیرہ  
اردو میں: قصد، مقصد، مقصود، قصیدہ، قاصد، اقتصاد، اقتصادیات

وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ - اور اکثر ان میں

سَاءَ - برا ہے

مَا يَعْبَلُونَ - جو وہ کرتے ہیں

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا الشُّرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا  
مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ ۖ مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ  
مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْبَلُونَ ۚ

اگر انہوں نے توراۃ اور انجیل اور اُن دوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا جو ان  
کے رب کی طرف سے ان کے پاس بھیجی گئی تھیں تو اُن کے لیے اوپر  
سے رزق برستا اور نیچے سے ابلتا اگرچہ ان میں کچھ لوگ راست رو بھی  
ہیں لیکن ان کی اکثریت سخت بد عمل ہے

If only they had stood fast by the Law, the Gospel, and all the  
revelation that was sent to them from their Lord, they would  
have enjoyed happiness from every side. There is from among  
them a party on the right course: but many of them follow a  
course that is evil.

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا الشُّرُوعَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكْلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ

## اسلامی نظام کے نفاذ کی دنیاوی برکات

○ بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے فیصلے تورات کے مطابق کریں اور اللہ کی کتاب کے  
کے مطابق ( بھیجے ہوئے ) نظام کو نافذ کریں ( بائبل کی کتاب احبار باب ۲۶ ) اور استثناء باب ۲۸ )

○ تاکہ اسی نظام کا چال چلن ہو، اسی کا بول بالا ہو، اور اللہ کا کلمہ سر بلند ہو

○ وہ ایسا کریں گے تو رزق ان کے اوپر سے بھی بر سے گا اور نیچے سے بھی ابلے گا۔ یعنی آسمان  
کی برکتوں کے دروازے بھی کھل جائیں گے اور زمین اپنے خزانے اگلنا شروع کر دے گی

○ اللہ کا نظام، عدل کا نظام ہے جسے اگر معاشرے میں نافذ کر دیا جائے تو امن و آشتی کی

فضا میں آبی وسائل سے استفادے، زمین کی آبادی، پیداوار میں وسعت، رزق میں

فراوانی اور تقسیم دولت میں عدل و انصاف سے دنیاوی زندگی نعمتوں اور رحمتوں سے

مالا مال ہو سکتی ہے۔ اس زمین اور کائنات کے تمام وسائل اللہ تعالیٰ کی دسترس میں، وہ

جب چاہے ان وسائل کا رخ کسی خاص خطے میں رہنے والے لوگوں کی طرف کر دے

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا الشُّرُوعَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ

○ یہ دو آیات اپنے اندر اسلامی تصور حیات کا ایک عظیم اصول لیے ہوئے ہیں اور ان میں انسانی زندگی کی ایک اساسی حقیقت کا اظہار ہوتا ہے

○ ان آیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی عبادات اور اس دنیا کی سرگرمیاں مثلاً پیداواری عمل، تقسیم دولت اور انتظامیہ اور عدلیہ کے کام اور اللہ کے نظام کے قیام کے سلسلے میں اقدام و دفاع وغیرہ کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے

○ ایمان، خدا ترسی اور تقویٰ بھی اس اسلامی نظام کا ایک حصہ ہیں جس طرح کا حصہ دوسرے امور حیات ہیں۔ یہی وہ تصور حیات ہے جس کے مطابق ایمان اور تقویٰ اس دنیا میں فراوانی رزق اور کثرت پیداوار کا باعث بنتے ہیں

○ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - 96/7

○ مسلمان امت کے لیے اس آیت کا سبق کیا ہے؟

○ .. اگر انہوں نے قرآن کو قائم کیا ہوتا تو ہم زمین اور آسمان ....

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَدِّعْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَبِأَبْلَغَتْ رِسَالَتَهُ ۚ

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ - اے رسول

بَدِّعْ - آپ پہنچا دیں

مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ - جو نازل کیا گیا آپ کی طرف

مِنْ رَبِّكَ - آپ کے رب کی طرف سے

وَإِنْ - اور اگر

لَّمْ تَفْعَلْ - نہیں کیا آپ نے یہ

فَبِأَبْلَغَتْ - تو آپ نے نہیں پہنچایا

رِسَالَتَهُ - اس کے پیغام کو

وَاللَّهُ يَعِصُكَ مِنَ النَّاسِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٦٧﴾

وَاللَّهُ - اور اللہ تعالیٰ

يَعِصُكَ - بچائے گا آپ کو (ع ص م)

عَصَمَ يَعِصُ، عَصَمًا وَعِصْمَةً

محفوظ رکھنا، بچانا، دفاع کرنا، تھام لینا

اردو میں: عاصم (بچانے والا)، عصمت (عقدِ نکاح... عزت)، معصوم، اعتصام

مِنَ النَّاسِ - لوگوں سے

إِنَّ اللَّهَ - بے شک اللہ تعالیٰ

لَا يَهْدِي - نہیں ہدایت دیتا

الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ - کافر قوم کو

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَدِّعْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا  
بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ ۖ وَاللَّهُ يَعْصِبُكَ مِنَ النَّاسِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي  
الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٦٧﴾

اے پیغمبر! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ  
لوگوں تک پہنچا دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہ کیا اللہ تم  
کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے یقین رکھو کہ وہ کافروں کو (تمہارے  
مقابلہ میں) کامیابی کی راہ ہر گز نہ دکھائے گا

O Messenger! proclaim the (message) which hath been sent to thee  
from thy Lord. If thou didst not, thou wouldst not have fulfilled and  
proclaimed His mission. And Allah will defend thee from men (who  
mean mischief). For Allah guides not those who reject Faith.

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَدِّعْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَبَآبَلْتُكَ بِرِسَالَتِهِ ۖ

○ آپ ﷺ کو تاکید کہ ان اہل کتاب کی تم مطلق پروانہ کرو جو اپنی برتری اور پیشوائی کے گھمنڈ میں سرمست ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کا یہ مقام و مرتبہ تسلیم کرو بحیثیت رسول آپ پر جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے آپ کسی مصلحت یا رعایت کے بغیر اور کسی کی ملامت کی پروا کیے بغیر آگے پہنچا دیں

○ اگر اس کے سبب وہ آپ کے دشمن ہو جاتے ہیں تو ہو جائیں آپ اس کی پروانہ کریں اللہ آپ کی حفاظت فرمائے گا اور آپ کے خلاف ان کی کوئی چال کو کامیاب نہ ہوگی

○ یہاں آپ کو رسول کہہ کر خطاب کرنا بہت معنویت کا حامل ہے۔ یعنی آپ کی حیثیت نہ تو ایک ناصح... کی ہے اور نہ آپ کی حیثیت صرف ایک مصلح... کی ہے بلکہ فرمایا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور رسول کی اصل حیثیت یہ ہے کہ وہ اللہ کے کلام اور اس کے پیغام کو بندوں تک بلا کم و کاست پہنچاتا ہے اس کے سامنے چاہے مخالفت کے پہاڑ کیوں نہ کھڑے ہوں اور چاہے نامساعد حالات کی وجہ سے امید کی کوئی کرن دکھائی نہ دیتی ہو اسے پھر بھی اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ  
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ - آپ کہہ دیجئے اے اہل کتاب  
لَسْتُمْ - نہیں ہو تم (لَيْسَ تُمْ)  
عَلَى شَيْءٍ - کسی چیز پر  
حَتَّى تُقِيمُوا - یہاں تک کہ تم قائم کرو  
التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ - تورات اور انجیل کو  
وَمَا أُنْزِلَ - اور اس کو جو نازل کیا گیا  
إِلَيْكُمْ - تمہاری طرف  
مِنْ رَبِّكُمْ - تمہارے رب کی طرف سے

وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَّا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٨﴾

وَلَيَزِيدَنَّ - اور لازماً وہ زیادہ کرے گا  
كَثِيرًا مِّنْهُمْ - اکثر لوگوں کو ان میں سے  
مَّا أُنْزِلَ إِلَيْكَ - وہ جو نازل کیا گیا آپ کی طرف  
مِنْ رَبِّكَ - آپ کے رب کی طرف سے  
طُغْيَانًا وَكُفْرًا - بلحاظ سرکشی اور کفر کے  
فَلَا تَأْسَ - پس آپ افسوس نہ کریں (اس و)  
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ - کافر قوم پر

أَسَا يَأْسُو، أَسْوَا  
دلا سے دینا، غم ک دور کرنا  
(لا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا  
 أَنْزَلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۖ وَلَيُزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَّا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِّن رَّبِّكَ  
 طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٨﴾

صاف کہہ دو کہ "اے اہل کتاب! تم ہر گز کسی اصل پر نہیں ہو جب تک کہ توراۃ  
 اور انجیل اور ان دوسری کتابوں کو قائم نہ کرو جو تمہارے رب کی طرف سے نازل  
 کی گئی ہیں" ضرور ہے کہ یہ فرمان جو تم پر نازل کیا گیا ہے ان میں سے اکثر کی  
 سرکشی اور انکار کو اور زیادہ بڑھا دے گا مگر انکار کرنے والوں کے حال پر کچھ  
 افسوس نہ کرو

Say: "O People of the Book! ye have no ground to stand upon unless ye  
 stand fast by the Law, the Gospel, and all the revelation that has come  
 to you from your Lord." It is the revelation that cometh to thee from  
 thy Lord, that increaseth in most of them their obstinate rebellion and  
 blasphemy. But sorrow thou not over (these) people without Faith.

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا الشُّرُوعَ وَالْأَنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ

**شہادتِ حق کے منصب پر فائز امت کا اصل کام**

○ اللہ کی طرف سے اس کے پیغام کو دنیا کے لوگوں تک پہنچانے کے منصب سے یہ زعم نہ ہونا چاہیے کہ اب ہم اللہ کے چہیتے ہو گئے ہیں، خواہ ہم کچھ بھی کر لیں، ہمیں کچھ نہ ہوگا

○ بنی اسرائیل کی اسی ذہنیت کی بنا پر وہ شریعت کی پابندیوں سے یکسر غافل ہو گئے، ان میں احساسِ تفاخر، سرکشی، گناہوں پر دیدہ دلیری اور اصرار... جیسی برائیوں میں پڑ کر ایمان و عمل سے تہی دامن ہو گئے

○ ان بتایا گیا کہ تمہارا اصل کام یہ تھا کہ تم تورات اور انجیل اور اس چیز کو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے اتاری گئی، اسے قائم کرتے، زندگی کے معاملات و مسائل سے عملاً ان کا ربط قائم کرتے، زندگی کے تمام شعبوں میں اس کی حاکمیت کو بروئے کار لاتے، انفرادی اور اجتماعی زندگی انہی کی راہنمائی میں دیتے کہ ہر دیکھنے والا محسوس کرتا کہ زندگی کے ہر شعبے پر صرف ان کتابوں کی راہنمائی کی چھاپ کے سوا اور کچھ نہیں

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ  
 ○ اس آیت میں تورات و انجیل کو قائم کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کو قائم کرنے کا بھی حکم۔ لیکن اس کی تعبیر بجائے لفظ قرآن کے **مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ** کے الفاظ سے  
 ○ اس لحاظ سے گویا یہ آیت پکار رہی ہے کہ قرآن کے ماننے والو! تمہاری کوئی حیثیت نہیں.. اگر تم اس قرآن کو قائم نہ کرو اور اس کے ساتھ جو کچھ مزید تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔  
 ○ اس کام کے نہ کرنے پہ بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی گرفت اور غضب کا معاملہ پہ غور کریں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب، اس کی شریعت، اس کے دین اور نظام کو پس پشت ڈال دینا، اسے معاشرے میں قائم نہ کرنا، اس بلند تر نظام کے طور پہ نہ اپنانا اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے  
 ○ یہ بات ایک عظیم سانحے سے کم نہیں کہ امت نے بحیثیت مجموعی یہ محو ہی کر دیا کہ ان کے اوپر یہ اللہ کی طرف سے عاید کردہ ایک فریضہ ہے جو انہیں ادا کرنا ہے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّبِئُونَ وَالنَّصَارَى مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا - بیشک جو لوگ ایمان لائے

وَالَّذِينَ هَادُوا - اور جو یہودی ہوئے

وَالصَّبِئُونَ وَالنَّصَارَى - اور صابی اور نصرانی ہوئے

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ - (ان میں سے) جو ایمان لایا اللہ پر

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ - اور آخرت کے دن

وَعَمِلَ صَالِحًا - اور اس نے عمل کیے اچھے

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ - تو کوئی خوف نہیں ان پر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ - اور نہ وہ غمگیں ہوں گے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِّونَ وَالنَّصَارَى مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ  
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٩﴾

بے شک وہ لوگ جو مسلمان ہوں یا یہودی، صابی ہوں یا عیسائی، جو بھی  
اللہ اور روز آخر پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا بے شک اس کے لیے  
نہ کسی خوف کا مقام ہے نہ رنج کا

Those who believe (in the Qur'an), those who follow the Jewish  
(scriptures), and the Sabians and the Christians,- any who  
believe in Allah and the Last Day, and work righteousness,- on  
them shall be no fear, nor shall they grieve.

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّبِیُّونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

## نسبی اور گروہی نسبتیں

- اس آیت میں چار مذہبی گروہوں، مومن (مسلمان) یہودی، نصاریٰ اور صابیوں کا ذکر
- ان سب کا ذکر یہاں صرف ایک گروہ کے طور پر کرنا مقصود ہے۔
- صابئین کا ذکر جس انداز سے فرمایا ہے اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ یہ لوگ ابتداءً دین حق پر تھے، بعد میں بدعتوں اور گمراہیوں میں مبتلا ہو گئے
- اہل کتاب اور مسلمانوں کو بتایا جا رہا ہے کہ مذہبی اور گروہی نسبتیں نجات کا ذریعہ نہیں بن سکتیں، اللہ کے ہاں جو چیز قدر و قیمت کی حامل ہے وہ صرف ایمان و عمل کا سرمایہ ہے
- خصوصی روئے سخن، اہل کتاب کی طرف۔ کہ تم نے آج تک صرف اپنے خاندانی نسب اور گروہی نسبت کو سب کچھ سمجھ کر اپنی دنیا اور آخرت برباد کی ہے، اس لیے اب تمہیں اپنی اس گمراہی سے تائب ہو کر راہ راست پر آ جانا چاہیے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّبِئُونَ وَالتَّصَرَّى مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

## وحدتِ ادیان کا باطل نظریہ

○ بعض لوگوں نے اس سے یہ اخذ کر لیا کہ سابقہ امتوں کے لوگ اگر اپنے اپنے صحیفوں اور اپنی مذہبی تفصیلات پر عمل کرتے رہیں تو ان کی نجات کے لیے کافی ہے۔ رسولوں پر ایمان لانا اور بالخصوص آپ ﷺ پر ایمان لانا، کوئی ضروری نہیں۔

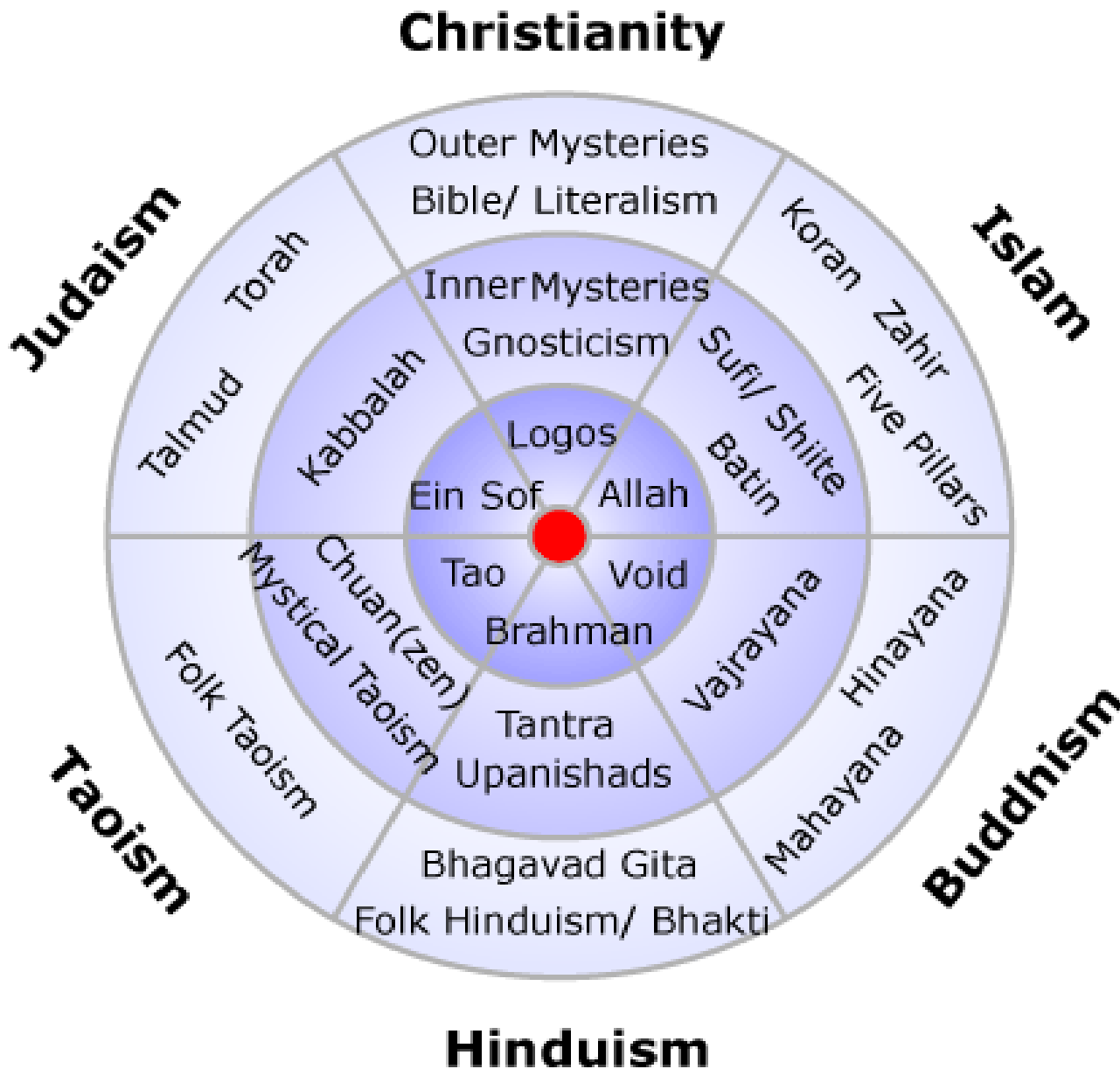
○ ماضی میں ہندوستان میں دین الہی کا فتنہ اسی کی بنیاد پر کھڑا ہوا اور اس دور میں الحاد اور سیکولرزم اسی کے لبادے میں دین اسلام کی جڑیں کاٹنے میں مصروف

○ حالانکہ کلام خود بول رہا ہے، اہل کتاب مخاطب ہیں کہ تم اب تباہی (عصبتوں) کے راستے کو چھوڑ کر ایمان لے آؤ (اس ہدایت پر جو یہ رسول لے کے آئے ہیں)

➡ اگر کسی بھی مذہب کو مان لیا جائے اور وہی نجات کے لیے کافی ہے تو اللہ بار بار انبیاء و رسل کو کیوں بھیجتا رہا؟

➡ اگر رسول پر ایمان ضروری نہیں تو آپ کو کیوں بھیجا گیا، قرآن کیوں اتارا گیا.....

# وحدتِ ادیان کا باطل نظریہ



**The ultimate destiny of all the Worlds Religions is to be finally reconciled with one another and unified into a single whole**

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءَإِلَیْهِمْ رُسُلًا ۖ كَلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰی اَنْفُسُهُمْ  
لَقَدْ أَخَذْنَا - یقیناً ہم لے چکے ہیں  
مِیْثَاقَ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ - بنی اسرائیل کا پختہ عہد  
وَ اَرْسَلْنَا اِلَیْهِمْ رُسُلًا - اور ہم بھیج چکے ہیں ان کی طرف رسول  
كَلَّمَا جَاءَهُمْ - جب بھی آیا ان کے پاس  
رَسُوْلٌۢ بِمَا - کوئی رسول اس کے ساتھ جو  
لَا تَهْوٰی اَنْفُسُهُمْ - پسند نہیں کرتے تھے ان کے دل  
فَرِیْقًا کَذَبُوْا - تو ایک فریق کو انھوں نے جھٹلایا  
وَ فَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ - اور ایک فریق کو وہ قتل کرتے ہیں

هَوٰی یَهْوِی ، هَوٰیًا  
وهَوَاءً  
.. مائل ہونا

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءَ إِيْلَ وَ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ رُسُلًا ط كَلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ ۖ فَرِيقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِيقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝۷۰

ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور اُن کی طرف بہت سے رسول بھیجے، مگر جب بھی ان کے پاس کوئی رسول اُن کی خواہشات نفس کے خلاف کچھ لے کر آیا تو کسی کو انہوں نے جھٹلایا اور کسی کو قتل کر دیا

We took the covenant of the Children of Israel and sent them messengers, every time, there came to them a messenger with what they themselves desired not - some (of these) they called impostors, and some they (go so far as to) slay.

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءَ عِیلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَیْهِمُ رُسُلًا ط کَلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِبَا لَاتَهْمَوْیَ أَنفُسُهُمْ

○ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے شریعت کی پاسداری، احکام خداوندی کے نفاذ اور عدل اجتماعی کے قیام کا جو عہد و میثاق لیا گیا تھا، جب انھوں نے اس میں کمزوری اختیار کی تو اللہ نے اس کی یاد دہانی اور ان کی اصلاح کے لیے رسول اور انبیاء و مصلحین بھیجے

○ یہ لوگ اپنی سرکشی اور خواہشات نفس کے اس حد تک اسیر ہو چکے تھے کہ اللہ کی طرف سے آنے والے نبیوں کی ہدایات کو قبول کرنے کے لیے ہرگز تیار نہ تھے۔ حتیٰ کہ ان میں سے کئی ایک کو قتل تک کر دیا

○ اس وقت مادیت کی ہوس، مغرب کی چکا چوندا، دین سے دوری اور کسی حد تک اس سے عناد نے امت مسلمہ کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے

○ ہر جگہ دینی قوتیں اور اصلاح کا عمل کرنے والوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جا رہا ہے جو بنی اسرائیل نے اپنے مصلحین کے ساتھ کیا اور جو مرنے والی قوموں کا خاصہ رہا ہے

وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةً فَعَمُوا وَصَمُوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ط

وَحَسِبُوا - اور انھوں نے گمان کیا

أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةً - کہ نہیں ہوگی کوئی خرابی

فَعَمُوا وَصَمُوا - پس وہ اندھے ہوئے اور بہرے ہوئے

ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ - متوجہ ہوا اللہ ان پر

ثُمَّ عَمُوا وَصَمُوا - پھر وہ اندھے ہو گئے اور بہرے ہو گئے

كَثِيرٌ مِّنْهُمْ - اکثر ان میں سے

وَاللَّهُ بَصِيرٌ - اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے

بَيَّاعِلُونَ - اس کو جو وہ لوگ کرتے ہیں

صَمٌّ بُّكُمْ عُمْ  
بہرہ، گونگا، اندھا

وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَبُّوْا وَصَبُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ  
عَبُّوْا وَصَبُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ط وَاللّٰهُ بِصِيْرٍ بَّٰيْعِلُوْنَ ۝۷۱

اور اپنے نزدیک یہ سمجھے کہ کوئی فتنہ رونما نہ ہوگا، اس لیے اندھے اور  
بہرے بن گئے پھر اللہ نے انہیں معاف کیا تو ان میں سے اکثر لوگ اور  
زیادہ اندھے اور بہرے بنتے چلے گئے اللہ ان کی یہ سب حرکات دیکھتا رہا ہے

They thought there would be no trial (or punishment); so they became blind and deaf; yet Allah (in mercy) turned to them; yet again many of them became blind and deaf. But Allah sees well all that they do.

وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةً فَعَمُوا وَصَمُوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ط

## بنی اسرائیل کے سدھرنے کا آخری موقع

○ بنی اسرائیل نے رسولوں کی تکذیب اور ان کے قتل کے بڑے بڑے جرائم کیے

○ وہ اللہ کے دین کی طرف سے اپنی ذمہ داریوں کی جانب سے رسولوں کی تبلیغ و دعوت کے حوالے سے گویا کہ وہ اندھے اور بہرے بنے رہے

○ حق سے اس اعراض کی وجہ سے ان پر بلا نازل ہوئی۔ پہلی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو ان پر مسلط کر دیا، جس نے ان کی مسجد اقصیٰ کو جلا ڈالا، ان کے اموال لوٹے اور ان کی اکثریت کو غلام اور لونڈی بنا کر بابل لے گیا

○ پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں بخت نصر کی غلامی سے نجات دی اور انھوں نے اپنی حالت سدھاری اور کچھ عرصہ کے لیے ٹھیک رہے

○ وقت گزرنے کے ساتھ ان کی دینی حالت بگڑتی گئی، یہاں تک کہ اللہ نے عیسیٰؑ کو مبعوث کیا تو وہ حق کو قبول کرنے سے پھر اندھے، بہرے ہو گئے اور انھیں قتل کرنے کی سازش کی

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَبْنَىٰ إِسْرَءِيلَ اٰعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ - یقیناً کفر کر چکے وہ لوگ جنہوں نے

قَالُوا إِنَّ اللَّهَ - کہا بیشک اللہ

هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ - ہی مسیح ہے جو مریم کا بیٹا ہے

وَقَالَ الْمَسِيحُ - حالانکہ کہا مسیحؑ نے

يَبْنَىٰ إِسْرَءِيلَ - اے بنی اسرائیل

اٰعْبُدُوا اللَّهَ - تم بندگی کرو اللہ کی

رَبِّي وَرَبَّكُمْ - جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے

اِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا وُهِ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٤٢﴾

اِنَّهُ مَن - بیشک وہ جو

يُشْرِكْ بِاللّٰهِ - شرک کرتا ہے اللہ کے ساتھ

فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ - تو حرام کر چکا ہے اللہ

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ - اس پر جنت

وَمَا وُهِ النَّارُ - اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے

وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ - اور نہیں ہے ظالموں کے لیے

مِنْ اَنْصَارٍ - کسی قسم کا کوئی مددگار

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ  
يَبْنَىٰ إِسْرَءِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ  
حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۚ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن أَنصَارٍ ﴿٤٢﴾  
یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے حالانکہ  
مسیح نے کہا تھا کہ "اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور  
تمہارا رب بھی" جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اُس پر اللہ نے  
جنت حرام کر دی اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں

They do blaspheme who say: "Allah is Christ the son of Mary."  
But said Christ: "O Children of Israel! worship Allah, my Lord and  
your Lord." Whoever joins other gods with Allah,- Allah will  
forbid him the garden, and the Fire will be his abode. There will  
for the wrong-doers be no one to help.

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَبْنَىٰ إِسْرَءِيلَ اٰعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ

## نصاری کا جرم ( حلول God incarnate کا عقیدہ )

- نصاریٰ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ قرار دیتے تھے یعنی حلول کے قائل تھے اور وہ اللہ کو اور مسیح کو ایک ہی ذات سمجھتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اللہ مسیح میں حلول کر گیا ہے
- اس پر مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھو جس طرح تم رتے سہتے، کھاتے پیتے اور جیتے جاگتے ہو اور جن اسباب سے تمہاری تربیت ہو رہی ہے بالکل اسی طرح میں بھی تربیت پا رہا ہوں اور ہم سب کا تربیت کرنے والا، یعنی پالنے والا ( رب ) ایک اللہ ہے
- ہر بندے کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے رب اور اپنے اللہ کی بندگی کرے، سو میں بھی اسی کی بندگی کرتا ہوں تم بھی اسی کی بندگی کرو۔

○ اس بات کو نظر انداز کر کے جو بھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا، اللہ نے ایسے شخص کے لیے جنت کو حرام کر دیا ہے۔ وہ شرک کا ارتکاب کر کے اپنے ساتھ بھی اور ذات باری تعالیٰ کے ساتھ بھی ظلم کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی کبھی مدد نہیں کرتا